REGISTERD WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P.67.

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شمارہ ۲۴

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماھی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۳ ہجری ۱۴ احسان ۱۳۵۲ ہش ۱۴ جون ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت، وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف کی تکلیف بدستور جاری ہے۔ احباب محترمہ سیدہ ممدوحہ کی صحت وسلامتی کے لئے بھی دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — مکرم رشید احمد صاحب حیات آف لندن مورخہ ۹ جون کو واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں حامی وناصر رہے آمین۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کے اہم اور غیر معمولی اجلاس کا انعقاد

ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی صدہا جماعتہائے احمدیہ کے ۹۴۰ نمائندگان کی شرکت

نمائندگان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب

ربوہ — ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۳ء بروز اتوار جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کا ایک اہم اور غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی صدہا جماعتوں کے ۹۴۰ نمائندگانِ کرام نے شرکت کی۔ اس موقع پر موجودہ حالات میں بعض نئے اُبھرنے والے مُلکی خطرات اور جماعت کے خلاف معاندین کے بعض ارادوں اور منصوبوں کے پیشِ نظر نمائندگانِ کرام کو اہم دینی اور جماعتی ذمہ داریوں سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطاب سے مستفیض ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ معرکہ آراء خطاب جو مسلسل چھ گھنٹہ تک جاری رہا، قرآنی تعلیم کی انتہائی پُرحکمت اور حسین تفصیلات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تحریرات اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عظیم الشان بشارات کی روشنی میں نہایت بیش قیمت نصائح پر مشتمل تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ اجلاس صرف دو روز قبل ہی نمائندگانِ شوریٰ کے نام ایک ضروری پیغام کے ذریعہ طلب فرمایا تھا۔ اس کے متعلق حضور نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اس شوریٰ میں صرف وہی نمائندگان شرکت کرسکیں گے جو مجلسِ شوریٰ منعقدہ ۳۰، ۳۱ اماں ویکم شہادت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۳۰، ۳۱ مارچ ویکم اپریل ۱۹۷۳ء) میں شریک ہوئے تھے۔ جوں جوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام نمائندگان کرام تک پہنچتا گیا، وہ ہوائی جہازوں، ریلوں، بسوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ عازمِ ربوہ ہوتے چلے گئے۔ وہ اس طرح دیوانہ وار کھنچے چلے آئے کہ اکثر نمائندگان ۲۶ ہجرت (مئی) کی شام کو ہی ربوہ پہنچ چکے تھے۔ باقی ماندہ نمائندگان نصف شب کے قریب یا اس کے بعد پہنچنے والی ریل کار اور ریل گاڑیوں سے ربوہ پہنچ گئے۔

چونکہ اطلاع یہ دی گئی تھی کہ مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۲۷ مئی کو صبح چھ اور سات بجے کے درمیان شروع ہوگا اس لئے نمائندگان کرام چھ بجے سے قبل ہی "ایوانِ محمود" پہنچنے شروع ہوگئے۔ سات بجے سے چند منٹ قبل جبکہ نمائندگان اپنی اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ چکے تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قصرِ خلافت سے بذریعہ موٹر کار "ایوانِ محمود" تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہوکر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور کی زیرِ ہدایت اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ سرگودھا نے کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ اس طرح اجلاس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور اس عاجزانہ دعا سے ہوا کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ذہنوں میں جلاء پیدا کرے۔ ہمیں صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر ہماری مساعی کے وہ نتائج نکالے جو الٰہی سلسلوں کی کوششوں کے نکلنے چاہئیں۔

حضور نے دُعا سے فارغ ہونے کے بعد نمائندگان کو اپنے رُوح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ جو تقریباً ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس خطاب میں حضور نے اوّلاً یہ واضح فرمایا کہ اس وقت ہمارے ملک اور جماعت کے خلاف بعض مکر اور منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ اُن کے پس منظر کے طور پر حضور نے ۱۹۷۰ء کے اوائل سے شروع کرکے بعد کے زمانہ کے سیاسی حالات پر روشنی ڈالی۔ اور مُلکی انتخابات میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے کردار کا تجزیہ کرنے کے بعد ان ایام میں خالصۃً ایک مذہبی جماعت کے ارکین اور سچے محب وطن کی حیثیت سے احمدیوں کی خدمات کو واضح کیا۔ نیز اس کے نتیجہ میں اُبھرنے والے بعض رجحانات کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پس منظر میں حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی رُو سے علی الخصوص احمدی مسلمانوں پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں کو واضح فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے قرآنی تعلیم کی نہایت ہی پُرحکمت اور حسین تفصیلات پر نہایت مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی۔ اُن میں بہر طور فساد سے بچنے، حُسنِ عمل سے مُزین ہوتے ہوئے محبتِ الٰہی حاصل کرنے، نفاق سے بچنے، اور اپنے درمیان نفاق کو برداشت نہ کرنے، ظلم سے مجتنب رہنے، ظلم کی راہوں کو مسدود کرنے، ظُلم کے جواب میں بھی ظلم کا ارتکاب نہ کرنے، اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے یعنی اعتداء سے بچنے سے متعلق قرآنی تعلیم کی نہایت ہی حسین وجمیل اور پُرمعارف تفصیلات شامل تھیں۔

اس کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ سلیم کو محبتِ ربِّ کریم اور عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لئے معمور فرمایا تا اسلام اور اس کی لازوال و بے مثال تعلیم دُنیا میں غالب آئے۔ اس کے لئے ایک روحانی طور پر تربیت یافتہ فدائی جماعت کی ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ یہ جماعت اسلام کی حسین وجمیل اور لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دُنیا میں

نمائندگان مجلسِ شوریٰ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا ضروری پیغام

۲۶ ماہ ہجرت (مئی) کے آخری ہفتہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعض اہم اور ضروری تربیتی اُمور کے بارہ میں مشورہ کرنے کے لئے نمائندگان مجلسِ شوریٰ کو فوری طور پر ربوہ میں طلب فرمایا۔ اس بارہ میں حضور کی طرف سے جو پیغام "الفضل" میں شائع ہؤا ہندوستانی احباب کی واقفیت اور علم کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ شوریٰ کے اس اجلاس کی مفصّل کارروائی کی مختصر رپورٹ اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔ اس پیغام کے پسِ منظر میں نمائندگان کی ربوہ میں والہانہ حاضری بڑی ہی ایمان افروز اور وجد انگیز ہے۔ (ایڈیٹر)

بعض اہم اور ضروری تربیتی اُمور کے بارہ میں مشورہ کرنے کے لئے مَیں ۲۷ رماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہجری شمسی مطابق ۲۷ رمئی ۱۹۷۳ء بروز اتوار جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس طلب کر رہا ہوں۔ اِس شوریٰ میں صرف وہی نمائندگان شمولیت کر سکیں گے جو مجلسِ شوریٰ ۳۰، ۳۱ رامان و یکم شہادت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء) میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ وہ نمائندگان بھی شریک ہو سکیں گے جو گزشتہ مجلسِ شوریٰ میں بوجہ مجبوری شریک نہیں ہو سکے تھے۔ اور انہوں نے اپنی مجبوری پیش کر کے رخصت حاصل کر لی تھی ——— اِس شوریٰ کے لئے زائر کا ٹکٹ نہیں دیا جائے گا نہ مردوں کو اور نہ مستورات کو۔

جملہ نمائندگان ۲۶ رماہ ہجرت (مئی) ہفتہ کے روز شام تک ربوہ ضرور پہنچ جائیں کیونکہ شوریٰ ۲۷ رہجرت (مئی) بروز اتوار صبح چھ اور سات بجے کے درمیان کسی وقت شروع ہوگی۔ نمائندگان اپنا ٹکٹ اُسی روز (بروز اتوار) صبح پانچ اور چھ بجے کے درمیان حاصل کر سکیں گے۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

نوٹ:- اگرچہ اس شوریٰ کے لئے زائر کا ٹکٹ نہیں دیا جائے گا تاہم دوستوں کو وقتاً فوقتاً ربوہ آتے رہنا چاہیئے اس موقع پر جو دوست اپنے طور پر ربوہ آنا چاہیں وہ بھی مرکزِ سلسلہ کی برکتوں سے حصہ لیں گے۔

(الفضل ربوہ ۲۵ رمئی ۱۹۷۳ء)

رُوحانی محاذ پر اسلام کی جنگ لڑ رہی ہے۔ اس کا کام عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا اور دلوں کو بدلنا اور ان پر فتح پانا ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسے صحیح راہِ عمل سے آگاہ کرتے ہوئے اس اہم اور مشکل کام میں کامیابی اور فتح کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔

اور اس خدائے واحد و یگانہ نے اس کی حفاظت اور اس کی کامیابی کا خود ذمّہ اٹھایا ہے۔ اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نہایت پُر معارف تحریرات پڑھ کر سنائیں جنہیں سُن کر احباب پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔

بعدہٗ حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اِس روحانی جنگ کی وجہ سے جو جماعتِ احمدیہ اسلام کی سربلندی کی خاطر لڑ رہی ہے اُسے ہر قسم کا دُکھ دیا جاتا ہے۔ اسے کافر ٹھہرایا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کی رُو سے اسے مسلمان قرار دیتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے مسلم کا نام دیا ہے اُسے کون کافر قرار دے سکتا ہے۔ حقیقی اسلام تو وہ ہے جو خدا کی نگاہ میں اسلام ہے۔ اس کے بعد حضور نے بتایا کہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ اس جماعت کے خلاف کئی قسم کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ حضور نے اُن منصوبوں کی تفصیلات اور منصوبے بنانے والوں کے عزائم سے نمائندگان کو آگاہ کیا۔ اور مكروا و مكر الله والله خير الماكرين کے تحت احبابِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا مخالفین خواہ کچھ کرلیں۔ وہ اپنے منصوبوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ قدم قدم پر اپنی اس جماعت کو تائید و نصرت سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔ اور دُنیا بھر میں رُوحانی محاذ پر اسے فتوحات عطا فرما رہا ہے۔ وہی ہمیں اعمالِ صالحہ بجا لانے اور ان اعمال کو حُسنِ عمل سے مزیّن کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ پھر وہی ہماری کوششوں کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا ہے۔ ہمیں اپنے اعمالِ صالحہ پر فخر نہیں۔ ہمیں فخر ہے تو اُس کے پیار پر فخر ہے۔ جو پیار کا سرچشمہ ہے۔ اور قادرانہ تدبیروں کا بھی سرچشمہ ہے۔ اسی کا وعدہ ہے کہ تم کامیاب ہوگے اور وہ اپنے اس وعدہ کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ دُنیا کے نزدیک یہ خطرناک منصوبے ہیں۔ لیکن ہمیں ان سے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خدا کے حضور دعائیں کریں کہ وہ ہمیں ان تمام بشارتوں کا حامل بنا دے جو اس نے اپنے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں دی ہیں۔ وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے۔ ہم تدبیر ضرور کریں گے اور اسے انتہا تک پہنچائیں گے۔ لیکن ہماری جبینیں اپنے ربّ کے آستانہ پر جھکی رہیں گی۔ ہم اپنے عمل کو احسان کے حُسن سے مزیّن کریں گے۔ اور اپنے ربّ کے پیار کی اُمید رکھیں گے۔ اور انشاء اللہ العزیز اس کا پیار ہمیں ملے گا۔ کیونکہ ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل یہ توفیق ملی ہے کہ ہم کہیں

"ہماری سرشت میں
ناکامی کا خمیر نہیں!"

آخر میں حضور نے احباب کو غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ نیز حضور نے توجہ دلائی کہ احباب حضور کی صحت کے لئے بھی دُعائیں کریں۔ فرمایا آپ کے لئے خدا تعالیٰ نے میرے دِل میں جو پیار پیدا کیا ہے اس کی وجہ سے مَیں آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ اگر اس نے آپ کے دلوں میں بھی میرے لئے پیار دیا ہے اس پیار کے پیشِ نظر آپ بھی میرے لئے دعائیں کریں۔

اس کے بعد حضور نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح ایک بجے دوپہر مجلسِ شوریٰ کا یہ اہم اور غیر معمولی اجلاس اختتام پذیر ہؤا۔

خطبہ جمعہ

جماعتِ احمدیہ ایمان کے اُن سب تقاضوں کو پورا کرتی ہے جو خدا نے ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دیئے ہیں!

اس کے باوجود اگر کوئی ناسمجھ اسے غیر مسلم قرار دیتا ہے تو وہ گویا خدا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا!

یہ خدا کا فیصلہ ہے کہ احمدیت کے ذریعہ دُنیا میں اسلام کا عالمگیر غلبہ ہو۔ دُنیا کی کوئی طاقت اس خدائی فیصلہ کو ناکام نہیں بنا سکتی

جس خدا پر ہمارا بھروسہ ہے وہ کبھی بے وفائی نہیں کرے گا کیونکہ وُہ سچّے وعدوں والا خدا ہے!!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴ ہجرت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۴ مئی ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چند دن ہوئے بے احتیاطی کے نتیجہ میں مجھے گرمی لگ گئی تھی (اسے انگریزی میں HEAT STROKE کہتے ہیں) جس کی وجہ سے تکلیف رہی۔ گرمی میرے لئے بیماری بن جاتی ہے۔ پھر شدید نزلہ اور کھانسی کی شکل میں بیماری نے حملہ کیا۔ بڑی تکلیف اٹھانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن ابھی گلے، سانس کی نالی اور ناک میں نزلے اور کھانسی کا اثر ہے۔ لیکن چونکہ میں اپنے بھائیوں سے

ایک ضروری بات

کرنا چاہتا تھا اس لئے مَیں جمعہ پڑھانے آ گیا ہوں۔ اس بھروسے اور امید پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری زبان پر صداقت کی باتوں کو مؤثر رنگ میں جاری فرمائے گا۔

۳۰ اپریل کی صبح جب ہم نے اخبارات دیکھے تو اُن میں آزاد کشمیر اسمبلی کی

ایک قرارداد

کا ذکر تھا۔ جس شکل میں وہ قرارداد شائع کی گئی ہے۔ وہ مَیں "امروز" سے پڑھ کر سُنا دیتا ہوں۔ "امروز" کے علاوہ "نوائے وقت" "مساوات"۔ "پاکستان ٹائمز" اور "مغربی پاکستان" نے بھی اس خبر کو قریباً اسی شکل میں شائع کیا ہے۔ جس شکل میں "امروز" میں ہے اور جسے مَیں اب پڑھ کر سُناتا ہوں۔ یہ خبر امروز میں "آزاد کشمیر میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا" کے عنوان کے تحت ان الفاظ میں تھی:-

"میر پور۔ ۲۹ اپریل۔ آزاد کشمیر اسمبلی نے آج ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے۔ جس کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور آزاد کشمیر میں احمدی عقائد کی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔"

قریباً یہی خبر دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہوئی ہے۔ جن کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ یہ خبر فی ذاتہ جھوٹی ہے۔ اس شکل میں کوئی قرارداد پاس نہیں ہوئی۔ جس شکل میں پاس ہوئی ہے اُس کی طرف مَیں ابھی آؤں گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اخبارات جن کا

وزارتِ اطلاعات و نشریات

سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اُن اخباروں نے اِس جھوٹی خبر کو نمایاں طور پر کیوں شائع کیا؟ اس کی ذمّہ داری یا تو کسی افسر پر عاید ہوتی ہے جو اس وزارت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یا انہی اخباروں پر ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جو بھی جھوٹ بول دیں۔ اُن سے جواب طلبی کرنے والا کوئی نہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انسان جب خود کو انسان کے محاسبہ سے محفوظ پاتا ہے تو اگر خدا چاہے تو آسمانوں سے ایسے لوگوں کا اور ایسے گروہوں کا محاسبہ کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے یہ خبر اس شکل میں درست نہیں ہے۔ نہ کوئی ایسا بِل منظور ہؤا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاتا ہے اور نہ کوئی ایسا بل منظور ہؤا ہے کہ احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی عاید کی جاتی ہے۔ ایک اور خبر تھی وہ "امروز" میں تو نہیں غالباً "نوائے وقت" اور "مغربی پاکستان" میں شائع ہوئی ہے کہ احمدیوں کی غیر مسلم اقلیت

کے طور پر رجسٹریشن کروائی جائے۔ جس دن یہ خبر شائع ہوئی ہے اُس دن چونکہ کسی کو حالات کا پتہ نہیں تھا کہ آیا یہ خبر صحیح بھی ہے یا نہیں۔ اس لئے جہاں بھی یہ خبر پہنچی وہاں اس کا شدید ردِّ عمل ہؤا۔ جماعتوں نے اس کے خلاف بڑے غم و غصّہ کا اظہار کیا۔ اس قسم کی خرافات کا ہم عام طور پر نوٹس نہیں لیا کرتے۔ اور اُن کو قابلِ اعتناء نہیں سمجھا کرتے۔ اس لئے اگر یہ بات ڈھکی چھپی رہتی تو اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن چونکہ یہ خبر اخبارات کے ذریعہ کوئٹہ سے کراچی اور کراچی سے پشاور تک پہنچ چکی ہے اور اب یہ کوئی ایسی خفیہ بات نہیں رہی کہ جس کے متعلق کچھ کہہ کر یا جس پر کوئی

صحیح اور جائز تنقید

کر کے کسی قسم کے فتنے کے پیدا کرنے کا سوال ہو۔ جب سب کچھ قوم کے سامنے آ چکا ہے تو اس کے متعلق بولنا چاہیئے تا کہ فتنے کو دبایا جا سکے۔

غرض جس احمدی دوست نے بھی یہ خبر پڑھی اس کی طبیعت میں شدید غم و غصّہ پیدا ہؤا۔ چنانچہ دوستوں نے مجھے فون کئے۔ میرے پاس آدمی بھجوائے۔ خطوط آئے۔ تاریں آئیں۔ احباب جماعت نے خطوط اور تاروں وغیرہ کے ذریعہ اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کیا۔ کہ اگر قربانی کی ضرورت ہو تو ہم قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ مَیں نے تمام دوستوں کو جنہوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔ اور اُن کو بھی جو میرے پاس آئے یہی سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل و فراست عطا فرمائی ہے اور عزت و احترام کا مقام بخشا ہے۔ جس عقل و فراست

اور عزت و احترام کا یہ مقام جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں مرحمت فرمایا ہے، یہ اس اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم پُورے اور صحیح حالات کا علم حاصل کئے بغیر مُنہ سے کچھ نہ کہیں۔ اس قرارداد کے الفاظ کیا ہیں۔ قرارداد پاس کرنے والوں میں کون کون شامل ہے۔ یہ خبر اخباروں میں نمایاں طور پر کیوں آئی۔ سوائے پاکستان ٹائمز کے جس نے پانچویں صفحے پر شائع کی۔ لیکن چوکھٹہ بنا کر۔ گویا اس نے بھی اس کو نمایاں کر دیا۔ جب تک اس کے متعلق ہمیں علیٰ وجہ البصیرت کوئی علم نہ ہو اس وقت تک ہم اس پر کوئی تنقید نہیں کر سکتے۔

مَیں نے دوستوں سے کہا

ہم حقیقتِ حال کا پتہ کریں گے۔ اور پھر اس کے متعلق بات کریں گے۔

چنانچہ یکم مئی کو مشرق نے (جس نے ۳۰ اپریل کو خبر شائع نہیں کی تھی) صحیح خبر شائع کی اور وہ یہ تھی کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے اپنے میر پور کے اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی ہے کہ ہم آزاد کشمیر کی حکومت کے پاس سفارش کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے۔ یعنی یہ کوئی ایسا بل پاس نہیں ہؤا کہ اقلیت قرار دیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ایک سفارش ہے جو آزاد کشمیر کی حکومت سے کی گئی ہے، کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اُن کی مذہبی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے۔ اور احمدی غیر مسلم اقلیت کی صورت میں نام رجسٹر کروائیں۔

چنانچہ مَیں نے آزاد کشمیر سے بعض ذمّہ دار آدمیوں کو بُلایا۔ اس وقت تک صحیح صورتِ حال سامنے نہیں آئی تھی۔ اگلے دن وہ میرے پاس پہنچ گئے۔ مَیں نے کہا۔ دیکھیں! ایک

بات مَیں آپ کو

بُنیادی ہدایت کے طور پر

ابھی کہہ دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ قانون کی صورت میں منظور بھی ہو جائے تو قانون یہ کہتا ہے کہ ہر وہ احمدی جو خود کو غیر مسلم سمجھتا ہے وہ اپنے نام رجسٹر کروائے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہر احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اور خدائے علیم و خبیر کی نگاہ میں بھی مسلمان ہے اس لئے اس پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔ آپ سارے احمدیوں کو بتا دیں کہ نام رجسٹر کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جب ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو ہمارے اُوپر یہ قانون لاگو نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے وہ غیر مسلم کی حیثیت میں نام کیسے رجسٹر کروائے گا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ گویا جھوٹ بول رہا ہوگا۔ اور اسلام نے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی۔

غرض مَیں نے آزاد کشمیر کے دوستوں سے کہا تم جاؤ اور بے فکر رہو۔ اگر کوئی آدمی تمہارے نام رجسٹر کرنے کے لئے آئے اور میرے نزدیک انشاء اللہ کوئی بھی رجسٹر کرنے کے لئے نہیں آئے گا۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا وقت آجائے تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس بُنیادی ہدایت کو سامنے رکھو جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

پھر ہم نے پتہ لیا کہ یہ اسمبلی کا کیا قصہ ہے اور میر پور کے اجلاس میں کون کون شامل ہؤا۔ یہ کتنی بڑی اسمبلی ہے۔ کیونکہ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ملکوں کی طرح یہ بھی کوئی اچھی خاصی اسمبلی ہے۔ جس نے یہ قرارداد پاس کی ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ پتہ لگا کہ

آزاد کشمیر کی اسمبلی

کُل ۲۵ نمائندوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ۱۱ نمائندوں نے جو حکومت آزاد کشمیر کے مخالف ہیں بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور وہ اس اجلاس میں شامل ہی نہیں تھے۔ باقی ۱۴ رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض غیر حاضر تھے۔ ابھی پوری تحقیق نہیں ہو سکی۔ ایک اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں (جس میں قرارداد پاس کی گئی) ۹ نمائندے حصہ لے رہے تھے۔ اب ۹ نمائندوں کی پاس کردہ سفارش پر لوگوں کا شور مچا دینا کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کر دی ہے

فتنہ انگیزی

نہیں تو کیا ہے۔

بعض کے نزدیک ۱۲ نمائندے اجلاس میں شریک تھے۔ جو نمائندے اجلاس میں شامل تھے ان میں سے بعض وہ بھی تھے جنہوں نے احمدیوں سے کہا کہ وہ تو اس قرارداد سے بالکل متفق نہیں۔ وہ تو اس قرارداد کے پاس کرنے میں شامل نہیں ہوئے۔ اگر انہوں نے سچ بولا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یہ قرارداد سامنے آئی تو وہ ہال میں سے نکل کر باہر چلے گئے ہوں گے۔ اسی وجہ سے بعض کے نزدیک ۹ اور بعض کے نزدیک ۱۲ آدمی قرارداد پاس کرنے والے تھے۔ جنہیں آزاد کشمیر کی حکومت کی اسمبلی قرار دے کر

ہمارے مُلک میں

شور مچانے والوں نے شور مچا دیا۔ یہ اُس اسمبلی کی اصلیت ہے۔ اگر ۹ یا ۱۲ اشخاص اس قسم کی کوئی قرارداد پاس کر دیں تو اوّل تو ہمیں اُمید ہے کہ یہ قرارداد منظور نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ ہمارے ملک میں (اور خود آزاد کشمیر میں بھی) کہیں نہ کہیں تو عقل و فراست موجود ہے۔ گو بعض جگہوں پر ہمیں اس کا فقدان بھی نظر آتا ہے لیکن کُلّی فقدان نہیں۔ بڑے سمجھدار لوگ بھی ہیں۔ ہمارے صدرِ مملکت کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عقل و فراست عطا فرمائی ہے۔ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو بڑے اچھے ہیں۔ شریف ہیں، نیک دل ہیں، انصاف پسند ہیں۔ تاہم اس اچھے گروہ میں کچھ لوگ بڑے دلیر اور جری ہیں اور کچھ انتہائی طور پر بزدل ہیں۔ لیکن وہ بھی فطرتی طور پر شریف ہیں۔ کیونکہ بزدلی شرافت کے بعض مظاہروں میں روک ہوتی ہے۔ لیکن وہ شرافت کے خلاف تو نہیں ہوتی۔

پس اگر نو ۹ یا بارہ ۱۲ آدمیوں نے اس قسم کی قرارداد پاس کر دی تو

خُدا کی قائم کردہ جماعت

پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعتِ احمدیہ غیر مسلم بن جائے گی۔ جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اُسے کوئی ناسمجھ انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کا فکر نہیں۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ اگر یہ خرابی خدانخواستہ انتہا تک پہنچ گئی تو اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں ہمارا ملک قائم نہیں رہے گا۔ اس لئے ہماری دعائیں ہیں، ہماری کوششیں ہیں اور ہمارے اندر حب الوطنی کا یہ جذبہ موجزن ہے کہ کسی قسم کا کوئی بھی فتنہ نہ اُٹھے کہ جس سے خود ملک کا وجود خطرے میں پڑ جائے۔ آخر فتنہ و فساد یہی ہے نا کہ کچھ سر کٹیں گے۔ کچھ لوگ زخمی ہوں گے۔ کون ہوں گے اور کیا ہوگا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ لیکن جب اس قسم کا فساد ہوگا تو دُنیا میں ہماری ناک کٹے گی۔ ہر جگہ ملک کی بدنامی ہوگی۔

اب مَیں وہ خبر جو یکم مئی کو "مشرق" نے شائع کی ہے اس خطبہ میں ریکارڈ کروا دیتا ہوں۔ "مشرق" نے ۳۰؍اپریل کو یہ خبر شائع نہیں کی۔ اس نے شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ اور صحیح خبر شائع کر دی ہے۔

غرض اس اخبار نے "آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کر لی" کے عنوان سے لکھا کہ "آزاد کشمیر اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں حکومتِ کشمیر سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں اُن کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے۔ اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد (ہم پر گویا بڑی مہربانی کر رہے ہیں) اُن کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں اُن کی نمائندگی کا یقین کرایا جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہوگی۔ یہ قرارداد اسمبلی کے رُکن میجر محمد ایوب نے پیش کی تھی۔ قرارداد کی ایک شق ایوان نے ہفتہ کے روز بحث کے بعد ایک ترمیم کے ذریعہ خارج کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔"

میجر ایوب نے قرارداد پیش کرتے ہوئے آئینِ پاکستان میں مندرج صدرِ مملکت اور وزیر اعظم کا حلف نامہ پڑھ کر سُنایا اور کہا کہ آئین میں ان عہدیداروں کے لئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے اور اس کے مطابق یہ حلف نامہ تجویز کیا گیا ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ حلف اٹھانے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ اس کا ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرا اور آپ سب کا بھی یہی ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ ہم یہی مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

پچھلے دِنوں مَیں نے ایک خطبۂ جمعہ میں بتایا تھا کہ

مقامِ محمدیّت

عرشِ ربّ کریم ہے۔ اور عرشِ ربّ کریم کے بعد کسی شئی کا تصوّر ہی ممکن نہیں ہے۔ گویا آپؐ کے بعد کسی نبی کے آنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس ارفع رُوحانی مقام کے بعد کوئی رفعت ممکن ہی نہیں۔ لیکن جو رُوحانی آسمان پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور آپؐ کی سچی پیروی اور آپؐ کے فیض سے مستفیض ہو کر پہنچا یعنی مہدی معہود وہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نہیں ہے ورے ہے۔ وہ آپؐ کے آخری ہونے میں روک نہیں ہے۔ اگر کسی وقت ملک دشمن عناصر نے اس حلف نامہ کو وجہ فساد بنا کر ملک میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی تو اُس وقت دُنیا کو پتہ لگ جائیگا کہ حقیقت کیا ہے۔ شنید ہے کہ ملک دشمن عناصر یہ کہہ کر بھی ملک میں شور مچائیں گے اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کریں گے کہ شیعہ حضرات صدر اور وزیر اعظم نہیں بن سکتے کیونکہ اُن کے خلاف حضرت ولی اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تفہیماتِ الٰہیہ" میں لکھا ہے کہ وہ اپنے اماموں کو انبیاء سے بالا درجہ دیتے ہیں۔ اس واسطے وہ ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ حضرت ولی اللہ شاہؒ کے ذہن میں غالباً یہی ہوگا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہر نبی کا مقام زیادہ سے زیادہ ساتواں آسمان ہے اس سے اُوپر نہیں۔ اس سے اُوپر عرشِ ربّ کریم پر مقامِ محمدیّت ہے اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات منفرد ہے اس لئے اگر شیعہ صاحبان اپنے اماموں کا درجہ ساتویں آسمان سے اُوپر بتاتے ہیں تو وہ گویا ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ذرا اور آگے چلئے۔ اہلِ حدیث اور بعض دوسرے فرقے بھی ہم سے مناظرہ کرتے آئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور ایک وقت میں اُن کا نزول ہوگا۔ اب ایک ایسا مسلمان جس کا اس فرقے کے ساتھ تعلق ہے یعنی وہ

حیاتِ مسیحؑ اور نزولِ مسیحؑ

کا قائل ہے وہ یہ حلف نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن احمدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نئے نبی کے قائل ہیں اور نہ کسی پُرانے نبی کے۔ حلف میں یہ الفاظ ہی نہیں ہیں کہ کوئی پُرانا نبی آسکتا ہے اور نیا نہیں آسکتا۔ بلکہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر وہ معنی لئے جائیں جو ہم کرتے ہیں کہ مقامِ محمدیّت یا ختمِ نبوت کا مقام عرشِ ربّ کریم ہے۔ اس کے بعد تو کوئی اور چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر تم یہ معنے کرتے ہو تو پھر ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر یہ معنے نہیں کرتے بلکہ اپنے ہی غلط معنے کرتے ہو تو پھر نزولِ مسیحؑ کے عقیدہ کو مانتے ہوئے تم یہ حلف نہیں اٹھا سکتے۔

اس حلف میں یہ عبارت بھی ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر تم قبروں پر سجدہ کرتے ہو یا سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہو تو پھر بھی تم یہ حلف نہیں اٹھا سکتے۔ پھر اس حلف میں یہ بھی ہے کہ ہم قرآنی احکام کو اپنی زندگیوں میں قابلِ عمل سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر تم احکامِ قرآنی کی پرواہ نہیں کرتے اور تم نے اپنی زندگی

الوارِ قرآنی کے جلووں سے منور نہیں کر رکھی تو تم یہ حلف نہیں اٹھا سکتے۔ سوائے اس کے کہ اپنی قوم کے ساتھ بد دیانتی کرتے ہوئے اس حلف کو اٹھا لو تو اٹھا لو اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میں نے اس حلف نامہ کے الفاظ پر بڑا غور کیا ہے اور میں بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایک احمدی کے راستہ میں اس حلف کے اٹھانے میں کوئی روک نہیں۔ لیکن میں باآواز بلند دنیا کو یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو بھی

سیاست اور اقتدار سے کوئی سروکار نہیں

کوئی پیار نہیں اور کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل مہدی معہود کو ماننے والے ہیں جس نے فرمایا تھا ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ہمیں ان دنیوی تاجوں، ان ملکوں، ان حکومتوں اور ان بڑے بڑے عہدوں سے کوئی تعلق کوئی پیار نہیں ہے۔ دنیا کی یہ عزتیں دنیا والوں کو مبارک ہوں اور خدا کرے کہ ہم درویشوں کے نصیب میں ہمیشہ رضوانِ یار کا تاج رہے۔

پس آزاد کشمیر کی اسمبلی میں غلط کہا گیا یا غلط نتیجہ نکالا گیا کہ حلف کے الفاظ بتاتے ہیں کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ میں اس کے متعلق جواب دے چکا ہوں۔ مملکت پاکستان میں بھی کچھ لوگ اس قسم کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ صدر اور وزیر اعلیٰ کی حلف کے الفاظ یہ بتلاتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اس لئے اب میاں طفیل محمد صاحب نے پریس کانفرنس میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ آزاد کشمیر والوں نے بڑا معرکہ مارا ہے۔ پاکستان کی حکومت کو بھی یہ قانون پاس کرنا چاہیئے کہ احمدی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ مگر تم تو کہہ رہے تھے کہ حلف کے الفاظ نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اب کہتے ہو کہ نہیں قانون پاس کرو۔ تمہارا یہ مطالبہ کرنا کہ پاکستانی حکومت کوئی ایسا قانون بنائے بتاتا ہے کہ تم جب یہ کہتے تھے کہ حلف کے الفاظ سے احمدی غیر مسلم اقلیت بنتے ہیں تو تم جھوٹ بول رہے تھے۔ کل تو تم [illegible] تھے آج یہ کہہ رہے ہو۔

بات دراصل یہ ہے

دوست اسے اپنی سمجھ میں [illegible] کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ [illegible] مومن کو اپنے اعلان کے لئے سیاست کی سند یا کسی عالم دین کے فتوے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ خیال ہو کہ اس کے مسلمان بنے

یا رہنے کے لئے کسی بادشاہ کی سند یا کسی بڑے مفتی کے فتوے کی ضرورت ہے تو میرے نزدیک اس کا ایمان ایمان ہے۔ اگر فتوے کی ضرورت نہیں ہے اور یقیناً ضرورت نہیں ہے تو پھر یہ فتوے ایک لایعنی چیز ہیں

اللہ تعالیٰ کے علم میں

تو ہر چیز ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے فتوے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمیں بتاتی ہے کہ ایسے فتوے اس کے حضور قابلِ قبول نہیں۔

غرض ہمارے خلاف دئے جانے والے فتوؤں کی کوئی حقیقت نہیں ہے جب میں ہمارے خلاف کہتا ہوں تو ہم سے میری مراد صرف آج کی دنیا کا احمدی نہیں بلکہ ہم سے میری مراد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اس زمانے تک جو خدا تعالیٰ کی محبت میں فانی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مست اور اسلامی تعلیم کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے مسلمان جب کبھی بھی اور جہاں بھی ہوئے ان کے بارہ میں اس قسم کے فتوے کوئی فرق نہیں ڈالتے۔ اس لئے فرق نہیں ڈالتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ھُوَ سَمّٰکُمُ المُسْلِمِیْنَ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کہا ہے تو پھر اگر ساری دنیا تمہیں کافر کہے اس کا نتیجہ یہ تو نہیں نکلتا کہ تم مسلمان نہیں رہے۔ کیونکہ تمہیں تو خود خدا نے مسلمان کہا ہے۔ پوری آیت یوں ہے۔

ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ھُوَ مَوْلٰکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (الحج ۷۹)

غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور اس کے نزدیک تم مسلمان ہو اور اس نے پہلے انبیاء علیہم السلام کو بھی یہ خبر دی تھی کہ امتِ مسلمہ پیدا ہونے والی ہے۔ چنانچہ پہلوں نے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا اور قرآن کریم نے بھی۔

تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ کے الفاظ نکلوائے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ امتِ محمدیہ مسلمین و مومنین کی امت ہے

اس آیہ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان قرار دیا ہے اور تمہارے اسلام کا اعلان کرتا ہے اس لئے تم نمازیں پڑھتے ہو تم زکوٰۃ دیتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق رکھنے والے

تم اس بات پر یقین سے قائم ہو کہ خدا تعالیٰ سے جب تمہارا پختہ تعلق قائم ہو جائے تو پھر تمہیں کسی اور ہستی کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ھُوَ مَوْلٰکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

پس اب سوال یہ نہیں پیدا ہوتا کہ زید یا بکر ہمیں یا تمہیں کافر کہتا ہے یا مسلمان۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن شرائط کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کے افراد کو مسلمان قرار دیا ہے اور ان کے اسلام کا اعلان کیا ہے وہ شرائط تمہاری زندگیوں میں پوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج

احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت

ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ چند ایک ہیں جو منافق ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چند ایک ہیں جو کمزور ایمان والے ہیں اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت ایمان کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے اور وہ اپنے رب سے پیار کرنے والی ہے۔ اس کے دامن کو اس طرح پکڑ رکھا ہے کہ گویا ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی یہ اکثریت جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کی زبان سے مسلمان قرار دیا اور

قرآن کریم میں ان کے اسلام کا اعلان فرمایا

ان کو آزاد کشمیر کی اسمبلی یا ساری دنیا کے علماء ظاہر غیر مسلم کیسے قرار دے سکتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ گویا خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہونا چاہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف اور اس کے منصوبہ کے مقابلہ میں کھڑا ہوا خدا کے قہری ہاتھ نے اسے نیست و نابود کر دیا اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

پس کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فتوے دینا انسان کا کام ہی نہیں ہے تاہم جنہوں نے اس قرارداد کو پاس کروایا ہے ہمیں ان کا علم ہے یہاں پاکستان میں ایک گروہ ایسا ہے جنہوں نے آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کا سہارا لے کر (جیسا کہ میاں طفیل محمد صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے کمال کر دیا) پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کا قانون پاس کرے

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے [illegible] اس مطالبہ کے ساتھ یہ اعلان کر دیا کہ حلف کے الفاظ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے کافی نہیں کچھ اور بھی چاہیئے [illegible] اس قرارداد کی کوئی حقیقت نہیں۔ دوسرے [illegible]

شنید یہ ہے کہ (میرے پاس تو کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ میں تحقیق کر کے ثبوت پیش کروں لیکن سننے میں آیا ہے) کہ یہ لوگ یعنی جماعت اسلامی اور ان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ حکومت کو خوفزدہ اور پریشان کرنے کے لئے دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو

۱۹۵۳ء جیسے حالات

پیدا ہو جائیں گے۔ یہ بات تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیوں حکومت وقت کو اس قدر کمزور اور بزدل کیوں سمجھتے ہیں کہ حکومت ان کی اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب ہو جائے گی۔ تاہم اس کا تعلق حکومت سے ہے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں لیکن جہاں تک ۱۹۵۳ء کا سوال ہے اور جہاں تک اس سے احمدیوں کو ڈرانے کا سوال ہے اس سے ہمارا ضرور تعلق ہے۔

دراصل ۱۹۵۳ء کا نام لے کر وہ اپنے نفسوں کو اور اپنے ساتھیوں کو دھوکا دے رہے ہیں ۱۹۵۳ء کے فسادات کی حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس وقت اتنی ذلت اٹھانی پڑی تھی کہ اگر ذرا بھی سوجھ بوجھ سے کام لیتے تو ۱۹۵۳ء کا کبھی نام نہ لیتے۔ مگر جماعت احمدیہ نے اس فساد فی الملک میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم نشان دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جماعت کو بڑی ترقی عطا فرمائی۔ اس لئے ہمارے حق میں ۱۹۵۳ء بڑا مبارک زمانہ ہے جس میں

جماعت نے بڑی تیزی سے ترقی کی

اور رفتہ رفتہ یہ کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ تربیت کے لحاظ سے بھی اور وسعتِ تبلیغ کے لحاظ سے بھی۔ اور تعداد کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بڑی ترقی نصیب ہوئی۔ اس وقت میرے سامنے کئی دوست بیٹھے ہیں جن کا ان بہت ساری جماعتوں کے ساتھ تعلق ہے جو سرگودھا اور جھنگ کے بارڈر پر واقع ہیں اور ۱۹۵۳ء کے بعد قائم ہوئی تھیں۔ چنانچہ ہزارہا بلکہ لاکھوں احمدی ۱۹۵۳ء کی بدولت احمدی ہوئے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا لاہور میں میں نے بات کی تو چند آدمی جو ایک گاؤں سے ملنے آئے ہوئے تھے باتوں باتوں میں کہنے لگے ۱۹۵۳ء میں ہم احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ پھر خدا نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت بخشی ہے۔

احمدیت کا فدائی اور جاں نثار

بنا دیا۔ ۱۹۵۳ء نے ان لوگوں پر ذلت کا داغ لگایا جو آج ۱۹۵۳ء کا نام لے رہے ہیں لیکن ۱۹۵۳ء احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بنا [illegible]

تاریخ میں ایک Land Mark اور ترقی کا ایک نشان ہے۔ اس لئے جب کوئی ۱۹۵۳ء کا نام لیتا ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ نے اس وقت بڑی قربانیاں دیں اور

اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے

کی مہم کو اور بھی تیز کر دیا۔ اگر آج احمدیت مٹ جائے تو دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں رہے گا جو اسلام کے لئے کام کرے اور اس کی ترقی اور اشاعت کے لئے قربانی دے۔ یہ شرف صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے جان، مال، عزت اور وقت کی قربانی دے رہی ہے چنانچہ ۱۹۵۳ء کے وہ حالات جیسے ہیں اگر مخالفین احمدیت ناممکن الحصول خواہشات رکھتے ہیں۔ اور خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کو قربانیاں دینے اور شان کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کا موقع ملا۔ دن رات اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہے تھے اور

فرشتے ان کی حفاظت کر رہے تھے

چنانچہ اس وقت جب کہ لاہور میں ہر سو آگ لگی ہوئی تھی جماعت اسلامی کے چند کرتا دھرتا لوگوں نے ایک احمدی سے کہا اپنے حضرت صاحب سے جا کر کہو کہ زندہ رہنا ہے تو ہم جو مسودہ دیتے ہیں اس پر دستخط کر دیں ورنہ ختم کر دئے جاؤ گے بھلا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ان گیدڑ بھبکیوں کی کیا پروا کرتے تھے۔ نہ ہی جماعت احمدیہ کا کوئی اور فرد پروا کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہے۔ پھر کہنے والے ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ جب افسران فوج ان (جماعت اسلامی کے کرتا دھرتا لوگوں کو) کو پکڑنے گئے تو کبھی گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے تھے اور کبھی پاؤں کو۔ تاہم ہمیں ان کے کسی کے پاؤں پڑنے سے کوئی دلچسپی نہیں

ہمیں جس چیز سے دلچسپی ہے

وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اس کے پیار کا جلوہ ہے جسے وہ اپنے مظلوم بندوں کے حق میں اس وقت دکھاتا ہے جب ظلم کے حالات غیر معمولی شدت اختیار کر جائیں ان دنوں میں جن کو تم پتہ نہیں کیوں ۱۹۵۳ء کے حالات کہتے ہو۔ اور اپنے دلوں کو خوش کرتے ہو ہم نے اپنے رب کے پیار کے وہ جلوے دیکھے ہیں کہ اب بھی جب تم کہتے ہو کہ ۱۹۵۳ء کے حالات پیدا ہو جائیں گے تو ہمارا دل خوشی سے اچھل پڑتا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے معمولی حالات سے بڑھ کر ظاہر ہوں گے۔

پس ۱۹۵۳ء کا نام لے کر اگر تم حکومت وقت کو بزدل سمجھتے ہوئے ان کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہو تو کرتے رہو۔ ہم تو ان کو بزدل نہیں سمجھتے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ تم سے ہرگز نہیں ڈریں گے۔ لیکن بہرحال یہ حکومت کا کام ہے۔ ان کے متعلق کچھ کہنا میرا کام تو نہیں ہے لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تم گیدڑ کی اپنی کھوہ سے باہر نکل آئے ہو اور سمجھتے ہو کہ تمہارے چیخنے چلانے سے جماعت احمدیہ کے افراد ڈر جائیں گے۔ نہیں! ہرگز نہیں ڈریں گے

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی موقعوں پر بتا چکا ہوں

جماعت احمدیہ کی تعداد

اس وقت ایک کروڑ کے قریب ہے۔ پاکستان میں بھی بچے عورتیں اور مرد ملا کر اچھی خاصی تعداد ہے (جو چالیس لاکھ کے قریب ہوگی) ہمارے مخالفین جو ہمیں غیر مسلم اور کافر کہتے اور گالیاں دیتے ہیں الیکشن کے دنوں میں خود ان کا اپنا اندازہ یہ تھا کہ ۲۱ لاکھ نوجوان سمجھدار پورے جوش کے ساتھ رضاکارانہ طور پر بڑے شوق سے خدمت کرنے والا پیپلز پارٹی کی خدمت کرتا رہا۔ اس واسطے پیپلز پارٹی جیت گئی۔ میں سمجھتا ہوں یہ مبالغہ ہے۔ ۲۱ لاکھ بالغ احمدی نہیں اور نوجوان تو اس سے بھی کم ہیں۔ اور ان میں سے بھی وہ جنہیں رضاکارانہ طور پر کام کرنے کی فرصت ملی اور پیپلز پارٹی کے حق میں کام کرنے کا موقع ملا اور ان کی ہمت نے بھی اجازت دی اور مخالفین کے کہنے کے مطابق انہوں نے دن رات ایک کر دیا

ان کی تعداد

اتنی زیادہ نہیں جتنی بتائی جاتی ہے۔ پھر ان میں کچھ بالغ بھی نہیں تھے۔ ان میں عورتیں بھی شامل نہیں تھیں۔ اگر تھیں بھی تو ان کی نسبت بہت کم تھی۔ وہ تو بالغوں کا بھی ان کے کہنے کے مطابق ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ گو یہ مبالغہ ہے لیکن یہ فعال رضاکار لاکھوں تو ضرور تھے۔

میں آج ان لوگوں کو جو ۱۹۵۳ء کی باتیں شروع کر دیتے ہیں ان لاکھوں احمدیوں کے متعلق ایک حقیقت بتا دینا چاہتا ہوں تاکہ ہم پر یہ الزام نہ رہے کہ ہمیں یہ حقیقت حیات احمدی سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ میں ایسے لوگوں کو حضرت خالد بن ولید کے الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں کہیں تم دھوکے میں نہ رہو۔ میں تمہیں یہ حقیقت بتا دیتا ہوں کہ جس قدر پیار تمہیں اس ورلی زندگی کے ساتھ اور اس دنیا کے عیش و عشرت کے ساتھ ہے

میں تمہیں یقین دلاتا ہوں

کہ اس سے بڑھ کر پیار احمدی مسلمان کو موت کے ساتھ ہے۔

یہ الفاظ حقیقت پر مبنی اور بڑے پیارے الفاظ ہیں۔ یہ ہمارے دل کی آواز ہیں پس انہی الفاظ کو میں آج ان لوگوں کو جو ۱۹۵۳ء کی آڑ میں

فتنہ و فساد برپا کرنے کے منصوبے

بنا رہے ہیں عاجزانہ طور پر سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ کسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ جماعت احمدیہ کے وہ لاکھوں بالغ افراد جو پاکستان کے باشندے ہیں (یہی حال ملک ملک بسنے والے احمدیوں کا ہے۔ مگر میں اس وقت پاکستانی احمدیوں کا ذکر کر رہا ہوں) ان کو خدا کی راہ میں موت سے ایسا ہی پیار ہے جیسا کہ ایک عاشق اپنے معشوق پر مستانہ وار قربان ہونے کو تیار کھڑا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان جاں نثاروں کو موت سے جو پیار ہے وہ اس پیار سے کہیں زیادہ ہے جتنا تمہیں اس دنیا کی زندگی اور اور اس کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش سے پیار ہے۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ پیار سے میرے بندوں کے دل جیتو اس لئے جب ہم تمہارے نعروں اور تمہاری گالیوں کے مقابلہ میں غصہ میں نہیں آتے تو

یہ ہماری کمزوری کی دلیل نہیں

بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم کی پیروی اور اس کی خاطر عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کی دلیل ہے

پس جہاں ہمیں پیار سے لوگوں کے دل جیتنے کا حکم ہے وہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا
(الحج: ۴۰)

جب ظلم انتہا کو پہنچ جائے تو قرآن کریم نے اپنی مدافعت کی اجازت دی ہے تاہم یہ کام تو حکومت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد بشر کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حاکم وقت پر عاید کی ہے اس لئے ہم خاموش رہتے ہیں کہ حاکم وقت اپنی ذمہ داری کو نباہے گا لیکن اگر خدانخواستہ کسی وقت حاکم وقت نہ رہے ملک میں انارکی پھیل جائے اور حکومت وقت

جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری

عملاً اٹھانے کے قابل نہ رہے اور ایک فانی فی اللہ مسلمان جس نے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر قابو میں کیا ہوا تھا اس کے کان میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیاری آواز آئے

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ
تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے
وَلِمَالِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

تیرے مال و دولت کی حفاظت کی ذمہ داری بھی تجھ پر ڈالی گئی ہے تو پھر اگر خدانخواستہ ہمارے ملک میں بدامنی اور لاقانونیت پھیل جائے تو تم دیکھو گے کہ تم اپنی زندگی اور مال و دولت سے جو پیار کرتے ہو ہر احمدی اس سے زیادہ موت سے پیار کرتا ہے۔ اس واسطے کہ یہ حقیقت ہر احمدی پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس ورلی زندگی میں انسان کی زندگی ختم نہیں ہو جاتی۔ موت زندگی کا خاتمہ نہیں ابدی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے اور بس۔ ہماری بڑی پھوپھی جان کہہ رہی تھیں "یہاں آنکھ لگی وہاں آنکھ کھل گئی"۔ یہ ہے ہمارے نزدیک اس دنیا کی حقیقت جس سے لوگ بڑا پیار کرتے ہیں۔ ہم تو اس دنیا سے پیار نہیں کرتے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم بڑے کمزور انسان ہیں۔ خطا کار ہیں لیکن ہمارے رب نے ہمیں

اسلام کو غالب کرنے کیلئے آلہ کار

بنایا ہے اس لئے اگر ہم اپنے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اپنی اس ذمہ داری کو نباہنے کے لئے قربانیاں دیتے رہے تو ہمیں یقین ہے کہ جب یہاں آنکھ بند کر کے وہاں آنکھ کھلے گی تو ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی گود میں پائیں گے۔ وہ اپنے فضل اور رحمت سے ہماری خطائیں معاف کر دے گا کیونکہ اسی نے یہ فرمایا ہے

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا (الزمر: ۵۴)

ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنی زندگیوں کا ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے کی نیت رکھتے جذبہ رکھتے اور کوشش کرتے ہیں اگر ان کے کام میں غلطیاں رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا ہے۔

پس میں احباب جماعت سے کہتا ہوں اور تنبیہ کرتا ہوں کہ تم نے فساد نہیں کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ فرماتا ہے

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (المائدہ: ۶۵)

گر اے حق کی مخالفت کرنے والو! تم فساد کر کے پھر گلہ کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت تمہیں کیوں حاصل نہیں ہوتی جب تمہارے مفسدانہ منصوبوں کے نتیجہ میں تمہیں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں ہے تو پھر تمہیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہو جائے گی۔ لیکن ہم فساد سے کتراتے ہیں۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا جائز نہیں سمجھتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت وقت کا کام ہے کہ وہ ہمارے مخالفوں کی جان و مال کی پوری حفاظت کرے اور اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ایک احمدی کی جان و مال کی بھی حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں ہر انسان خواہ وہ مفتی محمود ہو یا ابوالاعلیٰ مودودی ہو یا میاں طفیل محمد ہو یا ایک احمدی ہو ان کا مستحق ہے اور

حکومت وقت کا فرض

ہے کہ وہ اس کا حق ادا کرے اور اس کی جان و مال

کی حفاظت کرے۔ لیکن اگر تم خود خدا تعالیٰ کا باغی بن کر خدا کی اس دنیا میں فساد پیدا کرنا چاہو گے تو اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل نہ ہوگا۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت اور

معجزانہ قدرت نمائی کے نشان

تم کیسے دیکھو گے۔ لیکن ہم انتہائی عاجزی اور انکساری کے باوجود اور اس لئے کہ ہم کلی طور پر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے والے ہیں ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے ہم ان معاملات کو خدا پر چھوڑتے ہیں۔ ہم اسی وقت خود حفاظتی کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں جس وقت صحابہؓ کے قول کے وقت حاکم وقت نہ رہے۔ دنیا میں قانون نہ رہے۔ انارکی پیدا ہو جائے۔ افراتفری پھیل جائے۔ خدا نہ کرے کہ یہ وقت ہمارے ملک کو دیکھنا نصیب ہو لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کہنے والے نے سچ کہا تھا کہ

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

تم لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر باہر نکلتے ہو اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے ہمیں تو خدا تعالیٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے شیر کے رعب سے زیادہ رعب عطا فرمایا ہے۔ شیر کی دھاڑ سے میلوں تک بزدل جانور کانپ اٹھتے ہیں۔ ہمیں تو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ

"نُصِرتُ بالرُّعبِ مَسافةَ شَهرٍ"

یعنی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مخلص فدائیوں اور جاں نثاروں کا ایک ماہ کی مسافت تک رعب طاری ہوگا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے

بے لوث خدمت کی توفیق

عطا فرمائی ہے۔ ہم افریقہ کے ان جنگلوں میں خدا کی توحید کو قائم کرنے اور خدا اور اس کے رسولؐ کے نام کو بلند کرنے کے لئے بے خوف و خطر چلے گئے جہاں آدم خور وحشی بسیرا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ تب کتنی ہی مثالیں ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر قربانی دی حتیٰ کہ تم نے بعض کو سنگسار کیا۔ مگر کیا ان سنگسار ہونے والوں کے شانِ عشقِ الٰہی میں کوئی لغزش آئی؟ تم نے اپنی بہیمانہ خواہشات کو تسکین پہنچائی اور انہوں نے اور انہوں نے اس موت کو اپنی روحانی لذتوں کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ خدا تعالیٰ نے ان سے وہ پیار کیا کہ ان پر ظلم کرنے والوں کو ان کی جڑوں سے ہلا کر رکھ دیا۔ ایک کو سنگسار کیا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے ایک لاکھ کو ہلاک کر دیا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے غیر معمولی پیار کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمیں اس کی قدرتوں پر محکم یقین ہے ہم بھلا تم سے ڈریں گے! ہم تو ساری دنیا سے نہیں ڈرے جب انگریز سمجھتا تھا کہ اس کی دولتِ مشترکہ پر سورج غروب نہیں ہوتا اس وقت اس نے احرار کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ اس وقت بھی ہم نہیں ڈرے۔ نہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا۔ اب جب کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حالات بدل گئے ہیں اور

احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا

ہم نے خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشانات دیکھ لئے اب ہم اللہ کے سوا کسی اور سے بھلا کیوں ڈریں گے؟!

پس، اگر خوف ہے تو ہمارے دل میں خدا کی ناراضگی کا خوف ہے۔ ہمیں خدا نے شرافت کے ایک مقام پر کھڑا کیا ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے خدمتِ خلق کے ایک مقام پر فائز کیا ہے۔ ہمیں خدا نے اپنی اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ایک مقام سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہم اس بلند مقام پر کھڑے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو آئے روز اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہمارے جسم اور روح کا ذرہ ذرہ

اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور

اور خوشیوں سے بھرا پڑا ہے اور انوارِ روحانیہ الٰہیہ سے چمک رہا ہے۔ ہم انوار میں رہنے والے ظلمات میں چیخنے والے گیدڑوں سے بھلا کیسے ڈر سکتے ہیں؟!

پس جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ خود جواب دے گی یا وقت بتائے گا کہ وہ تمہاری دھمکیوں سے مرعوب ہوتی ہے یا نہیں۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں تمہیں واضح طور پر بتا دیتا ہوں۔ اس پیار کی وجہ سے جس کے متعلق ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ پیار کے ساتھ میرے بندوں کا دل جیتو تم اس قسم کے خیالات اپنے دلوں میں نہ لاؤ کیونکہ گیدڑ بھبکیاں ہمیں خوفزدہ نہیں کرتیں۔ البتہ ہمارے دل میں گدگدی ضرور پیدا کرتی ہیں

ہمارے چہروں پر مسکراہٹ

ضرور آ جاتی ہے کہ یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ تم فتنہ و فساد کو اس ملک میں اس حد تک پھیلانے میں کامیاب ہو گئے (ہماری دعا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات نہیں پیدا ہونے دے گا۔ لیکن "اگر" کے ساتھ میں بات کر رہا ہوں) اور حکومتِ وقت اس عظیم مملکت کے شہریوں کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہی تو پھر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں جب احمدی کے سامنے اپنے جان و مال کی حفاظت اور بالخصوص غلبۂ اسلام کی مہم کی حفاظت کا سوال پیدا ہوا تو اس دن تمہارے بڑے بھی اور تمہارے چھوٹے بھی۔ تمہارے مرد بھی۔ اور تمہاری عورتیں بھی یہ مشاہدہ کریں گی کہ کہ تمہارے دل میں اس دنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام سے جو محبت ہے اس سے کہیں زیادہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے سے محبت ہے

باقی رہا یہ کہ دوست مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں۔ میں آپ سے کہوں گا پہلے سے زیادہ دعائیں کریں۔ آپ پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں۔ میں کہوں گا کہ جس خدا پر تم نے بھروسہ کیا ہے

وہ قادر و توانا خدا ہے

اس نے تمہاری اسّی سالہ زندگی میں کبھی بے وفائی نہیں کی اب بھی بے وفائی نہیں کرے گا کیونکہ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ تم اس کے وفادار بندے بنے رہو اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اس کے وفادار بندے ہو پھر تم دیکھو گے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ گے دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے منشاء کو ناکام نہیں کر سکتی۔ خدا نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ آسمانوں پر خدا کا یہ فیصلہ ہے اور زمین پر جاری ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے جس طرح ہم دیکھتے ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ممالک اور اقوام بھی دیکھیں گی

خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے

یہ تو ضرور پورا ہوگا۔ البتہ جماعت احمدیہ کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ بعض افراد کو شاید جان کی قربانی دینی پڑے بعض کو مال کی قربانی دینی پڑے۔ یہ تو ضرور ہوگا لیکن جس مقصد کے لئے جماعت کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد میں ان شاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔

پس گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔ فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان نعروں کو، ان فتووں کو، ان جھوٹی تحریروں کو جو اخباروں میں چھپتی ہیں ان سے ہنستے کھیلتے گزر جاؤ ان کو درخورِ اعتنا نہ سمجھو اور دل کے اندر غصہ نہ پیدا کرو بلکہ ایسے لوگوں کے لئے رحم کے جذبات پیدا کرو۔ میں تو جب سوچتا ہوں تو مجھے بعض دفعہ دکھ مزید ہوتا ہے کہ انسان اپنی گراوٹ میں اتنا بھی گر جاتا ہے کہ وہ پہلے ایک جھوٹ بولے اور پھر اس جھوٹ کو دلیل بنا کر ایک اور جھوٹا اور مفسدانہ مطالبہ کرے۔ یہ اخلاقی گراوٹ اور انسانی فطرت کا مسخ ہونا ہمارے دلوں کو دکھ پہنچاتا ہے خوف نہیں پیدا کرتا۔ یہ طرزِ عمل غصہ نہیں دلاتا رحم کے جذبات پیدا کرتا ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان حالات میں

دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے ان کی فلاح و بہبود اور تائید و نصرت کے سامان پیدا کر دے۔ جس طرح وہ ہم سے پیار کا سلوک کرتا ہے اسی طرح ان سے بھی پیار کرنے لگے۔ یہ لوگ بھی سمجھ جائیں ان کو بھی عقل آ جائے اور خدا کے ایک عاجز بندے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی جرنیل کی جماعت میں شامل ہونے کی ان کو بھی توفیق ملے۔ قرآن کریم کا یہ وعدہ ہے۔ کہ کئی بدقسمت مر جاتے ہیں۔ لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو لمبے عرصہ تک مخالفانہ حرکتیں کرتے اور مخالفانہ منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔ وہ دکھ دیتے اور گالیاں نکالتے رہتے ہیں مال لوٹتے ہیں اور آگیں لگواتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ ان پر حقیقت کھل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا ہے اور الٰہی نور ان کو سارے اندھیروں سے باہر لے آتا ہے۔ پھر وہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت

جو آپؐ کے مہدی معہود کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے اس کے فرد بن جاتے ہیں۔ چنانچہ کل تک جو آگیں لگانے والے دکھ دینے والے، لوٹ مار کرنے والے، قتل کے منصوبے بنانے والے تھے آج ایک عاشقِ خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور جاں نثار بن چکے ہیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے بے لوث خدمت کو شعار بنا لیتے ہیں اور جان و مال اور وقت کی قربانی دینے پر فخر محسوس کرنے لگ جاتے ہیں

غرض جماعت احمدیہ صحابہؓ نبی کریمؐ کے بعد اپنی قربانیوں میں اپنی مثال آپ ہے۔ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اور ان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کرنے والے اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والے افرادِ جماعت احمدیہ کے نتیجہ میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جبکہ بعض لوگ دہریہ ہیں یا دوسرے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیتے ہیں، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں طعن اور دشنام کرنے والے ہیں بہت سی مخلوق ایسی ہے جو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھولی ہوئی ہے۔ عبادتِ الٰہی سے منہ پھیر بیٹھی ہے،

نیکیوں سے محروم اور اخلاق سے عاری ہے باایں ہمہ وہ بھی انسان ہونے کی وجہ سے اشرف المخلوقات ہیں کیونکہ خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے اور خدا سے پیار کرنے والے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور عاشق یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم

انسانیت کا سر

تھے۔ انسان کو اشرف المخلوقات، ان پہلوؤں کی وجہ سے نہیں کہا گیا ہے جنہوں نے اپنے وقت کے انبیاء کی خدمت میں جنہوں نے بنی نوع انسان کو اس خطۂ ارض میں جہاں وہ پیدا ہوئے تھے خدا کی طرف لانے کی کوششوں میں اپنی جان و مال کی قربانی دی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اجتماعی زندگی میں انسان اشرف المخلوقات۔ اس لئے ہے کہ انسانی برادری میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم اور جلیل انسان پیدا ہوا۔ جس کا روحانی مقام عرشِ ربِّ کریم پر ٹھہرا۔ اور انسان اشرف المخلوقات اس لئے ہے کہ انسانی برادری نے محمد صلعم کے طفیل صحابۂ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے انسانوں کو جنم دیا کہ جن کے متعلق خدا نے آسمانوں سے آواز دے کر کہا کہ

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

گویا انسان کو حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات بنانا ان کی تہذیب اخلاق، ان کے اخلاق کو درست کرنا، اُن کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا سبق دے کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانا، ان کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کرنا اور ان کے اندر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا جذبہ اس طور پر پیدا کرنا کہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے آج یہ ہمارا کام ہے۔ یہ ساری کوششیں ہم نے کرنی ہیں۔ ہم نے ان کو اس مقام تک لانا ہے جو اشرف المخلوقات کی حیثیت سے انسان کا مقام ہے۔ اور یہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے

یہ خدا کا فیصلہ ہے

یہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اس کے خلاف غیر اللہ کی جو آوازیں آئیں ہمیں ان کی [illegible] پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ان دولت [illegible] زبانوں سے نکلتی ہیں جو ہماری [illegible] حقیقی معنوں میں عبادت نہیں کرتے ان کی [illegible] محبتِ الٰہی کے انوار یا [illegible] ان کے کان اس غرب [illegible] کی آواز سننے کے قابل نہیں۔ اور [illegible] اپنے رب کے پیار کی خوشبو سونگھنے کے قابل نہیں۔ اگر ایسے لوگ مخالفت کا اظہار کرتے ہیں تو ہمیں ان کی کیا پرواہ ہے پس تم دعائیں کرو۔ یہ تمہارا کام ہے اور پیار سے دنیا کے دل جیتنے کی انتہائی کوشش کرتے چلے جاؤ کہ یہی ہمیں خدا کا حکم ہے اور جب تم (اور یقیناً تم) اپنے رب کے پیار کو اپنے اندر جذب کر لوگے تو پھر دنیا کی ساری چیزیں ہیچ ہیں۔ ان سے خوف کھانا تو درکنار رہا وہ اس قابل بھی نہیں کہ ان کا ذکر کیا جائے

غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک آدھ استثناء کے سوا ساری اخباروں نے اس جھوٹی خبر کو شائع کیا ہے۔ اور ملک کے کونے کونے میں پہنچا یا ہے جس پر احمدی دوستوں نے یہ سوچا کہ ہمیں مرکز سے ہدایت لینی چاہیئے کہ ہمارا ردِّ عمل کیا ہو۔ چنانچہ یہی بتانے کے لئے باوجود بیماری کے میں یہاں آ گیا میرا خیال ہے کہ میں نے

ایک احمدی کا صحیح مقام ہے

وہ آپ کو سمجھا دیا ہے۔ آپ دعائیں کریں اور اس مقام پر مضبوطی سے قائم رہیں کیونکہ ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور ہمیں جو بشارتیں ملی ہیں وہ اس شرط کے ساتھ ملی ہیں کہ خداتعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اس کو بھولنا نہیں اور اس کو چھوڑنا نہیں۔ خداتعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے۔ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا۔ بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے اور اس طرح اللہ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور جب دنیا پیار کو کلی طور پر قبول کرنے سے انکار کر دے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو یاد رکھنا ہے کہ

آؤ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں

اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رحمتِ الٰہی کو جذب کر کے اور مستانہ وار اپنے ربِّ کریم کی طرف رجوع کر کے خدائے قادر و توانا کی غیرت کے عظیم نشان دیکھنے کی کوشش ہمارا فرض ہے۔ ایسے حالات میں ہماری یہ دعا ہوگی کہ اے رحیم خدا! ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرما تا جس کے نتیجہ میں ظلمات یکسر نور سے بدل جائیں اور دنیا

اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

(الزمر: ۷۰) کا نظارہ دیکھنے لگ جائے

اللّٰھم آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

مختلف جماعتوں میں یومِ خلافت کی تقریب

جماعتِ احمدیہ شیموگہ

۲۷؍ہجرت بروز اتوار احمدیہ مسجد میں زیرِ صدارت خاکسار جلسہ یوم خلافت بعد نماز عشاء منایا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم سید جعفر صادق صاحب نے نظم

"یا ربِّ حبیبی مے سنہ آلہٗ حزب المومنین"

خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم مسعود احمد صاحب نے "خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں پڑھ کر سنایا۔ مکرم ایس کے اختر حسین صاحب نے ایک مضمون "خلیفہ خدا بناتا ہے" پڑھا۔ آخر پر خاکسار نے خلافت کی اہمیت، ضرورت اور برکات پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار فیض احمد مبلغ شیموگہ

جماعتِ احمدیہ مظفر پور

۲۷؍مئی کو مکرم ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب کی صدارت میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید رفیع احمد صاحب نے تلاوت کی مکرم سید ذوالاحمد صاحب نے "جماعت احمدیہ میں خلافت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خلافت کی برکات بیان کیں مکرم سید خالد احمد صاحب آف کینیڈا نے دنیاوی نظاموں کے مقابلہ پر نظام خلافت کی برتری بیان کی۔ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طرف سے جاری فرمودہ اہم تحریکات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا

خاکسار عبدالرشید ضیا مبلغ مظفر پور

جماعتِ احمدیہ ہبلی

۲۷؍مئی بروز اتوار دارالتبلیغ ہبلی میں مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب کی زیرِ صدارت یوم خلافت کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم ایم اے عبداللطیف صاحب کی تلاوت اور مکرم عبدالسلیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد حکیم صاحب موصوف نے "خلیفہ کے کام" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ خلیفہ کے چار کام ہوتے ہیں تلاوتِ آیات۔ تزکیہ تعلیم الکتاب و الحکمۃ۔ مکرم محمد ذوالی سنداسگر صاحب نے تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح اوّل سنائے خاکسار نے خلافت علیٰ منہاج النبوت کی تشریح کرتے ہوئے خلافت کی برکات بیان کیں۔ مکرم ایچ ایم سنداسگر صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ خلافت کے نظام کی وجہ سے عظیم الشان ترقی کر رہی ہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار محمد فاروق مبلغ ہبلی

جماعتِ احمدیہ یاڑی پورہ

۲۷؍مئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیرِ صدارت مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب کی صدارت میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے خلافت کے مقام اور ضرورت پر تقریر کی۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے خلافت کی برکات بیان کرتے ہوئے ان دینی و دنیوی ترقیات کا ذکر کیا جو آج خلافت کے ذریعہ ہماری جماعت کو حاصل ہو رہی ہیں۔ آخر پر صاحب صدر نے نظامِ خلافت کے ذریعہ اسلام کی سربلندی کے سامانوں کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت کے قیام کے حالات بیان کئے بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار میر عبدالمجید یاڑی پورہ

لجنہ اماء اللہ بنگلور

۲۷؍مئی کو دارالفضل میں محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم خاکسارہ نے کی عہد نامہ دہرایا گیا محترمہ اختر بیگم صاحبہ نے حدیث سنائی۔ نصیرہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ زرینہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون "خلافت احمدیہ" کے عنوان پر پڑھا۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے خلافت راشدہ کے موضوع پر مضمون سنایا۔ وسیمہ بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد "برکاتِ خلافت" پر عابدہ بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھا یاسمین سلطانہ صاحبہ نے خلافت حقہ اسلامیہ پر ایک مضمون پڑھا۔ رضوانہ بیگم کی نظم کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا

خاکسار نعیمہ شمیم سیکرٹری لجنہ بنگلور

جماعتِ احمدیہ مدراس

۳؍جون کو بعد نماز عصر خاکسار کی صدارت میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ چند زیرِ تبلیغ غیر احمدی اصحاب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ مکرم محمد رفیق صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے یوم خلافت کی اہمیت بیان کی۔ عزیزم نسیم احمد صاحب نے خلافت کے موضوع پر انگریزی میں ایک عمدہ تقریر کی۔ اور احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

(باقی صفحہ پر)

حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا عظیم الشان عالمگیر چیلنج اور عصر جدید

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

دنیا کی بداعمالی کا نتیجہ پے در پے عذاب

(۴) مئی ۱۹۰۶ء میں فرمایا:۔

"دنیا پر طرح طرح کے عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آ رہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے۔ اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان (اور دیگر اقوام عالم بھی۔ ناقل) باہم صلح کر لیں اور جس قوم پر کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا" (پیغام صلح۔ مئی ۱۹۰۸ء)

آنے والی قیامت کی خبر

(۵) اس سے قبل ۱۹۰۱ء میں آپ نے ایک قیامت کی خبر دیتے ہوئے یوں اعلان فرمایا تھا

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی
اٹھو! ڈھونڈو متاعِ آسمانی
کہاں تک جوشِ آمال و امانی
یہ سوچو چھپ ہیں تم میں نہانی
تو پھر کیونکر ملے وہ یارِ جانی
یہ ملک و مال جھوٹی ہے کہانی
بسر کرتے ہو غفلت میں جوانی
مگر دل میں یہی تم نے ہے ٹھانی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی
ذرا سوچو! یہی ہے زندگانی
خدا نے اپنی راہ مجھ کو بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
(در ثمین صفحہ ۱۲۷)

قیامت کے دن ہوں گے

(۶) ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کو حضور علیہ السلام کو الہام ہوا اور خدا تعالیٰ نے دار ننگ دی۔ فرمایا:

"کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران
ہو جائیں گے وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے
ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔
وہ قیامت کے دن ہوں گے زبردست
نشانوں کے ساتھ ترقی ہو گی۔ ایک
ہولناک نشان"
(تذکرہ طبع اول صفحہ ۶۶۵)

یہ کثیر الہامی اخباروں میں سے بطور نمونہ چند ہم نے اختصار کی غرض سے درج کی ہیں اور یہ الہامی خبریں۔ زلزلوں قحط سیلابوں اور وباؤں نیز جنگوں وغیرہ سے متعلق ہیں اور اس الہام کی تائید میں ہیں جو میں نے پہلے ذکر کیا تھا اور جو بنیادی اور عالمگیر انذار سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا" یہ حملے قحط وبا بیماری طاعون اور انفلوئنزا وغیرہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور زلزلوں جنگوں۔ ارضی و سماوی حادثوں سے بھی نیز یہ حملے دلائل عقلیہ اور روحانیہ سے بھی متعلق ہیں

یہ حملے برابر اس وقت سے جاری ہیں مگر نہ تو یورپ نے ان سے فائدہ اٹھایا نہ دیگر ممالک نے اور نہ ہندوستان نے الا ماشاء اللہ یہ سب انذارات وقوع میں آتے جا رہے ہیں اور دنیا میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے بسر و دگرم عذابوں کے حملوں نے دنیا کو سخت پریشان کر رکھا ہے اور خدا کا غضب برابر دنیا پر مستولی ہے مگر دنیا اپنی بے راہ روی سے ابھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ ان عذابوں اور انذارات کے مقابلہ میں کسی آخری و انتہائی انذار و عذاب کی انتظار کر رہی ہے۔ ان کی اس سخت دلی کی پالیسی کے پیش نظر ایک آخری عذاب و انذار کی خبر "ایک ہولناک نشان" اور "ایک دہشتناک نشان" کے الفاظ میں دی ہوئی ہے جو ہم ابھی نقل کر آئے ہیں۔ اس کی تفصیل بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ہی کے الفاظ میں سن لیں۔ یہ وہ آخری نشان ہوگا جو دنیا کے سب کس بل نکال دے گا۔ اور ان کے کج دلوں اور بے قابو سرکش دماغوں کو سیدھا کر دے گا اور ان کو راہِ راست پہ لے آئے گا۔ کیونکہ وہ اس شعر کا مصداق ہیں ؎

عرشوں آیاں چار کتاباں نیچوں آیا ڈنڈا
بن ڈنڈے دے بھجدا ناہیں ایہہ دنیاں دا کنڈا

آخری دہشتناک نشان کی پیشگوئی

(۷) حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

یہ نشانِ زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
وہ تو اک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہار
اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا نگار
خوب کھل جائیگا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کرنے کا تبرکہ کعبہ ہے یا ہر دوار
وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوقِ عادت ہے کہ سمجھا جائیگا روزِ شمار
وہ جو طاعوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش و نگار
وقت ہے توبہ کرو جلدی مگر کچھ رحم ہو
سست کیوں بیٹھے ہو جیسے کوئی پی کر کوکنار
تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائیگی اک دم میں پہاڑوں میں غار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں کرتے تھے جو بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
ان کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اس کے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایام بہار
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار
یاد کر فرقاں سے لفظ زلزلت زلزالھا
ایک دن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار
سخت ماتم کے وہ دن ہونگے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہونگے نیکوں کیلئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار
کیوں نہیں ڈرتے خدا سے کیسے دل اندھے ہوئے
بے خدا ہرگز نہیں بدقسمتو! کوئی سہار
آسماں پر ان دنوں قہرِ خدا کا جوش ہے
کیا نہیں تم میں سے کوئی بھی رشید و ہونہار
اس نشاں کے بعد ایماں قابلِ عزت نہیں
ایسا جامہ ہے کہ نو لوٹوں کا جیسے ہو اتار
اس میں کیا خوبی کہ پڑ کر آگ میں پھر صاف ہو
خوش نصیبی ہو اگر اب سے کرو دل کو سنوار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدا اے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
اس گھڑی شیطاں بھی ہوگا سجدہ کرنے کو کھڑا
دل میں یہ رکھ کر کہ حکمِ سجدہ ہو پھر ایک بار
اے خدا اس وقت دنیا میں کوئی مامن نہیں
یا اگر ممکن ہو اب سے سوچ لو راہِ فرار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار
گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہرِ ذوالمنن کے خواستگار
وہ خدا حلم و تفضل میں نہیں رکھتا نظیر
کیونکہ ممکن ہے جو بخشے حکم سے دیوانہ وار
جن نے روتے روتے سجدہ گاہ بھی تر کر دیا
پر نہیں ان خشک دل لوگوں کو خوفِ کردگار
یا الٰہی اک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا
گردنیں جھک جائیں جس سے اور مکذب ہوں خوار
اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرہ کو ہر اک غفلت شعار
تیری طاقت سے جو منکر ہیں انہیں اب کچھ دکھا
پھر بدل دے گلشن و گلزار سے یہ دشتِ خار
زور سے جھٹکے اگر کھائے زمیں کچھ غم نہیں
پر کسی ڈھب سے تزلزل سے ہو ملت رستگار
دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یارب رحم کر
بے بسی سے ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار
میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے اور دنیا کے ہیں عالی منار
دیں تو اک ناچیز ہے دنیا ہے جو کچھ چیز ہے
آنکھ میں ان کی جو رکھتے ہیں زر و عزت و وقار
جس طرف دیکھیں وہیں اک دہریت کا جوش ہے
دیں سے ٹھٹھا اور نمازوں روزوں سے رکھتے ہیں عار
جاہ و دولت سے یہ زہریلی ہوا پیدا ہوئی
موجبِ نخوت ہوئی رفعت کہ تھی اک زہرمار

سے بلندی شان ایزد گر نشد ہوش بلند
فخر کا کچھ پر نہیں وہ ہے متاع مستعار
ایسے مغروروں کی کثرت نے کیا دیں کو تباہ
ہے یہی غم میرے دل میں جس سے ہوں میں لفگار
اے مرے پیارے بچا مجھ کو اس غم سے کہ ہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پہ نثار

(درثمین اردو)

اِن عذابوں کی خبر سابقہ نبیوں کو بھی دی گئی تھی مثلاً حزقیل باب ۳۸-۳۹ میں یاجوج ماجوج کی جنگ کی خبر دی گئی تھی۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو اپنے مکاشفہ میں باب ۱۶ آیت ۱۸ میں بتایا گیا تھا کہ ایسے ایسے عذاب آئیں گے ان میں سے ایک آخری بے نظیر جنگ یاجوج ماجوج اور بھونچال ہو گا یہ انذار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک وقوع میں نہ آئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں از سر نو ان کی اطلاع زلزلۃ الساعۃ کے الفاظ میں دے کر ان کی یاد دہانی کروادی تھی۔ اور بتادیا تھا کہ آئندہ ضرور واقع ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو ان انذارات وعذابوں اور آخری بے نظیر عذاب زلزلۃ الساعۃ سے بھی اطلاع دی اور بتایا کہ ان کے وقوع کا وقت اب آگیا ہے ان کا تعلق میرے زمانہ سے تھا۔ سو اب دنیا یہ سب کچھ دیکھے گی۔ بالخصوص آخری ہولناک نشان ظاہر ہو گا اس نشان سے تمام دنیا کے دلوں پر دہشت طاری ہو گی اور خشیت الٰہی پیدا ہو گی اور وہ رُوبہ اصلاح ہوں گے اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی ہو گی۔ اور پُرامن معاشرہ ساری دنیا میں قائم ہو جائے گا۔

مشہور عالم مسٹر آرنلڈ ٹائن بی امریکہ کی پالیسی پر تنقید اور اس انتہائی مہلک جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"پریذیڈنٹ نکسن نے ویت نام میں جنگ بندی کا اعلان اور اپنی فوجوں کو واپسی کا حکم دے کر دانشمندی کا ثبوت دیا ہے دنیا ان کے اس اقدام کے لئے شکر گزار ہے

لیکن دنیا ان سے کچھ مزید مطالبہ بھی کر رہی ہے قدیم انبیاء نے آخری مہلک ترین جنگ کے بھڑک اٹھنے کی پیشگوئی کی تھی جس پر تاریخ انسانیت کا اختتام منتج ہو گا۔ اس قیامت خیز جنگ کے میدان کی نشان دہی انہوں نے جنوب مشرقی ایشیا میں نہیں فرمائی تھی بلکہ اس کا مرکز اور محل وقوع آرمجدون قرار دیا تھا۔ یہ منحوس مقام اسرائیل میں ۱۹۴۸-۴۹ء کی عرب اسرائیل جنگ بندی لائن پر واقع ہے مشرق وسطیٰ میں بھی امن وسلامتی کی کلید امریکہ ہی کے قبضہ میں ہے۔ اگر نکسن اس کلید کو حکمت سے بروئے کار لائے تو وہ دنیا سے امریکہ کے موجودہ تصور کو زائل کر کے اس کی پرانی روایات پر واپس لے آئیں گے"

(ٹریبیون ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء)

اس انتہائی شدید انذار وعذاب کے وقوع کی ضرورت ہے اور اس کی انتظار ہے۔ دنیا کے بے قابو و بے راہ رو لوگ خود ہی اپنے ہی ہاتھوں تیار کردہ غیر معمولی ایٹمی ہتھیاروں و آلاتِ حرب کے استعمال کے نتیجہ میں بھیانک حوادث وجنگوں وتباہیوں کا شکار ہوں گے اور وہ باقی رہنے کے وجود پر ایمان لا کر اپنے اندر انقلاب پیدا کریں گے۔

پس اس انقلاب کے لئے ایک زبردست شخصیت اور اس کے انذار کی اشد ضرورت تھی جو خدا نے وقت پر کھڑی کر دی۔ دنیا میں انقلاب بجز نزول وند بیروں کے ذریعہ سے نہیں پیدا ہوتا بلکہ محض اور محض نبی کی شخصیت سے ہی پیدا ہوتا رہا ہے اور اب بھی اسی کے ذریعہ سے پیدا ہو گا۔ علامہ نیاز فتحپوری نے کیا خوب فرمایا ہے کہ جب ہم مذاہب وادیان کے عروج و زوال کے اسباب پر غور کرتے ہیں تو صرف ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

"دنیا میں انقلابات کتابوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ شخصیتوں نے پیدا کئے ہیں یعنی جب تک کوئی ابھارنے والی شخصیت موجود رہی تو قوم بھی ترقی کرتی رہی اور جب وہ شخصیت فنا ہو گئی تو قومی ترقی بھی رک گئی۔ اور رفتہ رفتہ پھر لوٹ کر اسی نقطہ تک پہنچ گئی جہاں سے وہ آگے بڑھی تھی۔"

(احمدی جماعت علامہ نیاز فتحپوری کی نگاہ میں صفحہ ۱)

اسی قسم کی تفصیلی رائے کا اظہار جناب مولانا دریا بادی صاحب مدیر صدق جدید نے بھی کیا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا نے توراۃ، زبور، انجیل و قرآن کریم اکیلا نہ بھیجا تھا بلکہ ان سے قبل اپنے نبی موسیٰ، داؤد، عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تحریکیں چلائی تھیں اس سنت پر خدا تعالیٰ نے اب عمل فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے عالمگیر انذار و تبشیر کے نتیجہ میں ساری دنیا میں خوشگوار انقلاب آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے اس فیصلہ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ یقیناً دنیا اس موعود انقلاب کو اپنے او پر وارد ہوتے دیکھے گی۔ اس انذار و تبشیر اور خدائی انہونے انقلابات کے سامنے نہ مغرب کا فیصلہ ٹھہرے گا نہ اس کی گمراہ کن سائینسی بھول بھلیاں۔ نہ دہریت نہ مادیت اور نہ ہی مغربی تہذیب کا غلو، سرکشی، تمرد، تکبر، غرور و بد مستی اور جادۂ اعتدال سے انحراف و بے راہ روی بلکہ یہ اس کے سب کس بل نکال دیگا اور اس کے ہوش ٹھکانے لگا دے گا۔ اوران کو راہ راست کی طرف لے آئیگا۔ اوران کو اچھی طرح بتا دے گا کہ وہ

ﻫﮧ انسانیت وروحانیت کے لئے چونکہ مہلک تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ کر کے اس تہذیب کے طالبین کے لئے صحیح اور معتدل راستہ پر چلنے کا سامان کر دیا ہے ⁂

یومِ خلافت کی تقاریب ——— بقیہ صفحہ

دوسری تقریر ہمارے ایک نئے احمدی دوست پنڈت عبدالوہاب صاحب کی تھی آپ مقامی ہائی سکول کے ٹامل پنڈت ہیں اور قبول احمدیت کے بعد بہت سی مخالفتوں کا سامنا کر چکے ہیں۔ آپ نے خلافتِ احمدیہ کی برکات بیان کیں۔ مکرم مالک صاحب نے سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک عمدہ مضمون "اسلام میں خلافت کا نظام" پڑھ کر سنایا۔ ڈاکٹر میران شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکات بیان کر کے خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم محی الدین علی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوئے نبوت سے لے کر موجودہ خلافت تک کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ مکرم تمیم صاحب نے حال ہی میں احمدیت قبول کی ہے۔ آپ نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ آخر پر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے مناسب موقع ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کی ضرورت اس کے مقاصد اور برکات پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا

خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس

جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ

۲۷ مئی بعد نماز مغرب یوم خلافت منایا گیا مکرم جبرئیل خاں صاحب کی صدارت میں خاکسار نے تلاوت کی۔ میاں ایجاب الحق صاحب نے نظم پڑھی۔ عزیزم سید مظہر الدین نے "الوصیت" میں سے قدرتِ ثانیہ کے متعلق اقتباس پڑھ کر سنایا۔ میاں عبد الباری اور سکندر خاں صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ عزیزم سید منیر الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات بہ تعلق خلافت سنائے۔ خاکسار نے آیۂ استخلاف کی روشنی میں خلافت کی اہمیت بیان کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا

خاکسار سید مبشر الدین احمد معلم وقفِ جدید

جماعتِ احمدیہ سکندر آباد

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب الہ دین بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزم محمد سلطان نے تلاوت کی مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے خلافت کی برکات سے متعلق بصیرت افروز تقریر کی عزیزم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب خلافت ثالثہ کے مبارک دور کی برکات بیان کر کے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے موقع کے مناسب ایک مختصر تقریر کی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا

خاکسار علی محمد الہ دین سکندر آباد

جماعتِ احمدیہ کنانور

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز مظفر احمد نے تلاوت کی اور مولوی محمد عمر صاحب کے ایک بچہ نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ مکرم حاجی محمود صاحب نے از روئے قرآن خلافت کی اہمیت بیان کی۔ مکرم کے پی محمود صاحب اور مکرم پی عبد الحمید صاحب نے خلافتِ احمدیہ کی برکات بیان کیں۔ آخر میں خاکسار نے خلافت سے وابستگی اور نظام سلسلہ کی پابندی کی تلقین کی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا

خاکسار ابن حامد صدر جماعت احمدیہ کنانور

جماعت احمدیہ اوڈکور

یکم جون کو یوم خلافت منایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جلسہ کی اہمیت بیان کی۔ مکرم عبد الحمید صاحب سیکرٹری مال نے نظم پڑھی۔ مکرم عثمان صاحب نے بدرسے خلافت کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت بیان کی۔ آخر پر خاکسار نے خلافت کی برکات بیان کیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محمد یوسف زیروی درویش حال اوڈکور

——— درخواست ہائے دُعا ———

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ قریباً تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں کئی ڈاکٹروں کا علاج ہو چکا ہے۔ لیکن افاقہ نہیں ہو رہا۔ دراصل ابھی تک کئی ڈاکٹری معائنوں اور ایکس ریز وغیرہ کے باوجود مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ اور مرض نے پیچیدگی اختیار کرلی ہے۔ علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹروں کی رہنمائی فرمائے۔ احباب کرام سے دعائے صحت کی عاجزانہ درخواست ہے

خاکسار فیض احمد گجراتی درویش قادیان

۲۔ میں یکم جون کو ایک میڈیکل ٹیسٹ دے رہا ہوں۔ ۱۸ جون سے ہیرا بی ایس سی فائنل کا امتحان شروع ہو گا۔ اور اس کے بعد جولائی میں ایم۔ اے میڈیکل ٹیسٹ پٹنہ میں دے رہا ہے احباب کرام ان تمام امتحانوں میں میری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار رشید احمد معرفت ڈاکٹر شاہ شمیم احمد صاحب۔ آرہ بہار

ترسیل زر

اور انتظامی امور سے متعلق خط و کتابت مینیجر بدر سے کریں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں سو فیصدی ادائیگی کرنے والے السابقون الاولون

یہ فہرست بغرض دعا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے

اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے!

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت اور عظیم الشان تحریک میں اپنے پیارے امام کی آواز پر مخلصانہ لبیک کہہ کر اپنے وعدوں کو سو فیصد پورا کرنے والے مخلص افرادِ جماعت کی فہرست بغرضِ دعا شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائی بہنوں کو اپنے فضل سے جزائے خیر بخشے اور ان کے اموال اور اخلاص میں مزید برکت عطا فرمائے ۔۔۔ جن احباب نے ابھی تک اپنے وعدوں کی پوری ادائیگی نہیں فرمائی ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد اپنے وعدوں کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ ان وعدوں کی ادائیگی کی آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء تک ہے۔

بعض احباب نے بغیر وعدہ کے قابلِ قدر تعاون فرمایا ہے۔ اور گو انہوں نے پانچ سو روپیہ کے معیار سے کم ادائیگی فرمائی ہے لیکن وہ بھی احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر بخشے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

(۱)	مکرم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان		۵۰۰–۰۰
(۲)	؍؍ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳)	؍؍ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴)	؍؍ چوہدری محمد طفیل صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۵)	؍؍ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	؍؍	۱۰۰۰–۰۰
(۶)	؍؍ قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۷)	؍؍ عمر الدین صاحب دکاندار دہلوی	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۸)	؍؍ افتخار احمد صاحب اشرف	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۹)	؍؍ سید محمد شریف شاہ صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۱۰)	؍؍ مستری محمد حسین صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۱۱)	؍؍ مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۱۲)	؍؍ چوہدری عبدالقدیر صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۱۳)	؍؍ ڈاکٹر محمد [illegible] صاحب قریشی	شاہجہانپور	۵۰۰–۰۰
(۱۴)	؍؍ منشی عبدالقدیر صاحب	کٹیا	۵۰۰–۰۰
(۱۵)	؍؍ سید داؤد احمد صاحب	مظفرپور	۲۰۰۰–۰۰
(۱۶)	؍؍ ڈاکٹر منصور احمد صاحب	؍؍	۲۰۰۰–۰۰
(۱۷)	؍؍ غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۱۸)	؍؍ سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ	رانچی	۵۰۰–۰۰
(۱۹)	؍؍ اختر حسین صاحب	خانپور ملکی	۵۰۰–۰۰
(۲۰)	؍؍ سید اختر احمد صاحب اورینوی	پٹنہ	۵۵۰–۰۰
(۲۱)	؍؍ سید نعمتی احمد صاحب	؍؍	۲۰۰۰–۰۰
(۲۲)	؍؍ ماسٹر حسن محمد صاحب	برہ پورہ	۵۰۰–۰۰
(۲۳)	؍؍ ڈاکٹر محمد یونس صاحب	بھاگلپور	۵۰۰–۰۰
(۲۴)	محترمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد یونس صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۲۵)	؍؍ بی بی زہرہ بیگم صاحبہ والدہ ؍؍ ؍؍ ؍؍	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۲۶)	مکرم محمد یوسف صاحب والد ؍؍ ؍؍ ؍؍	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۲۷)	مکرم سید وزارت حسین صاحب	اورین	۵۰۰–۰۰
(۲۸)	؍؍ صادق علی محمد صاحب	مونگی بنی مائینز	۵۰۰–۰۰
(۲۹)	؍؍ سید [illegible] بخش صاحب	کلکتہ	۵۱۱–۰۰
(۳۰)	؍؍ محمد شمس الدین صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۱)	؍؍ میاں محمد حسین صاحب و میاں محمد شفیع صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۲)	؍؍ ظفر احمد صاحب بانی معہ برادران	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۳)	؍؍ شہزادہ پرویز صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۴)	؍؍ مظفر محمد صاحب دوہرہ	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۵)	محترمہ اختر السلام صاحبہ اہلیہ محمد سعید صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۶)	مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۷)	؍؍ چوہدری محمود احمد صاحب و چوہدری منیر احمد صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۸)	؍؍ ظفر احمد صاحب ابن میاں محمد حسین صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۳۹)	؍؍ محمد جہانگیر صاحب ابن میاں محمد ادریس صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴۰)	؍؍ میاں عبدالمجید صاحب دوہرہ	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴۱)	؍؍ مسعود احمد صاحب دوہرہ	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴۲)	؍؍ محمد ربیع صاحب نیشنل ٹینری	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴۳)	؍؍ سید یعقوب الرحمٰن صاحب	سونگڑہ	۵۰۰–۰۰
(۴۴)	؍؍ عبدالحمید صاحب کوسیمی	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴۵)	؍؍ شیخ علی احمد صاحب	برہم پور	۵۰۰–۰۰
(۴۶)	؍؍ سید عبیدالسلام صاحب	بھوبنیشور	۵۰۰–۰۰
(۴۷)	؍؍ سید منظور احمد صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۴۸)	؍؍ محمد علی شاہ صاحب	بھدرک	۵۰۰–۰۰
(۴۹)	؍؍ مرزا شیر علی بیگ صاحب	مانکا گوڈا	۲۰۰۰–۰۰
(۵۰)	؍؍ ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب	نیاگڑھ	۵۰۰–۰۰
(۵۱)	؍؍ جبار الحق صاحب	کیرنگ	۵۰۰–۰۰
(۵۲)	؍؍ مصلح الدین خان صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۵۳)	مکرم عبدالمجید صاحب	عثمان آباد	۵۰۰–۰۰
(۵۴)	؍؍ سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	سکندرآباد	۵۰۰–۰۰
(۵۵)	؍؍ خواجہ عبدالواجد صاحب انصاری	حیدرآباد	۵۰۱–۰۰
(۵۶)	محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۵۷)	مکرم حیدر خان صاحب پولیس	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۵۸)	؍؍ محمد عبدالغنی صاحب	چنتہ کنٹہ	۵۰۰–۰۰
(۵۹)	؍؍ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۶۰)	؍؍ عبدالرزاق صاحب بنگلوری	بمبئی	۵۰۰–۰۰
(۶۱)	؍؍ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری	یادگیر	۵۰۰–۰۰
(۶۲)	؍؍ محمد یوسف صاحب زیردی درویش	گلبرگہ	۵۰۵–۰۰
(۶۳)	؍؍ میر عطاء الرحمٰن صاحب (خاندان میر عبدالجلیل صاحب مرحوم)	شموگہ	۵۰۰–۰۰
(۶۴)	؍؍ عبدالرؤف صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۶۵)	؍؍ مولوی محمد ابوالوفا صاحب	کالیکٹ	۵۰۰–۰۰
(۶۶)	؍؍ پی علی صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۶۷)	؍؍ ایم زین الدین صاحب	پینگاڈی	۵۰۰–۰۰
(۶۸)	؍؍ ایم ابراہیم صاحب	؍؍	۵۲۵–۰۰
(۶۹)	؍؍ پی حبیب احمد صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۷۰)	؍؍ کے پی عبدالسلام صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۷۱)	؍؍ ایس وی قمر الدین صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۷۲)	؍؍ ڈاکٹر منظور احمد صاحب	؍؍	۵۰۰–۰۰
(۷۳)	؍؍ اے محمد صالح صاحب	کروناگاپلی	۵۰۰–۰۰
(۷۴)	؍؍ حسن ابراہیم صاحب	مدراس	۱۰۰۰–۰۰
(۷۵)	؍؍ عبدالرحمٰن خان صاحب	بھدرواہ	۵۰۰–۰۰
(۷۶)	؍؍ چوہدری عبدالحمید صاحب آڑھتی درویش	قادیان	۵۰۰–۰۰

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کیلئے آخری میعاد اکتوبر ۷۳ء تک ہے

جماعت کے جن مخلص احباب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں وعدے فرمائے تھے ان میں سے بعض کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے وعدے سب کے سب پورے یا تو ابتداء میں ہی ادا فرما دیئے تھے یا گذشتہ دو سالوں کے اندر ادا فرما دیئے ہیں۔ لیکن بعض احباب ایسے ہیں جن کے ذمہ جزوی طور پر وعدہ کی رقم باقی ہے یا کلی طور پر۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اپنے وعدوں کی ادائیگی کے لئے فکر کریں۔ کیونکہ ان وعدوں کی میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ختم ہو رہی ہے۔ ابھی قریباً چھ ماہ باقی ہیں۔ احباب اگر ماہوار قسط وار ادائیگی کر دیں تو ان کیلئے سہولت ہوگی۔ تمام احباب کی خدمت میں انفرادی طور پر تحریک کئے جا چکے ہیں۔ اگر انہیں اپنے حساب میں کوئی غلطی یا کمی نظر آئے تو وہ دفتر سے حساب فہمی کر لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا

مکرم حافظ [illegible] صاحب ابن محترم مولوی سید جلال الدین صاحب [illegible] کے زیر تبلیغ تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے داخل ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بھائی کی استقامت [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible] ہونے کیلئے دعا فرمائیں [illegible]
[illegible]

ایک ضروری اعلان

ہندوستان بھر کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے وغیرہ۔ کئی احباب اور مبلغینِ کرام کی طرف سے اس خبر کے تراشے نظارت میں موصول ہوئے ہیں۔ بذریعہ اعلانِ ہذا احباب جماعت اور مبلغینِ کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ جتنا بھی ممکن ہو اس خبر کے کٹنگ (تراشے) نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ خواہ کسی بھی زبان کا اخبار ہو، اس کا کٹنگ اس تفصیل کے ساتھ کہ کس اخبار کی کس اشاعت میں کونسے صفحہ کے کس کالم کا یہ کٹنگ ہے۔ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

بہت سے دوستوں نے اس خبر کی اطلاع تو دی ہے لیکن اخبار کا کٹنگ نہیں بھیجا جو بڑا ضروری ہے۔ جن دوستوں نے اس سے قبل کٹنگ بھجوا دیا ہے ان کو دوبارہ بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ بھارت

ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کے امتحان کی تاریخ دس جون مقرر کی گئی تھی۔ لیکن صدر لجنات کے اصرار پر تاریخ بڑھائی جا رہی ہے۔ اس لئے اب امتحان ناصرات الاحمدیہ مورخہ ۵ر اگست بروز اتوار ہوگا۔ تمام نگران ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ناصرات کے تینوں گروپس کی تعداد کے متعلق جلدی ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں تاکہ مقررہ تعداد میں ان کو پرچہ جات بھجوائے جائیں۔ ابھی تک کسی ناصرات کی معین تعداد نہیں آئی۔ نیز بچیوں کو اچھی طرح تیاری کروائی جائے۔ تا بچیاں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے واقف ہوں۔

نوٹ:— لجنہ اماء اللہ کا امتحان یکم جولائی کو ہی ہوگا۔ ہر لجنہ کی صدر اپنی امتحان دینے والیوں کی تعداد سے جلد از جلد اطلاع دیں ؛

خاکسار: امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

محترم حضرت سید داؤد احمد صاحب کے سانحۂ ارتحال پر مزید قرار دادہائے تعزیت

محترم حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کے سانحۂ ارتحال پر مزید کچھ احباب جماعت نے محترم حضرت سیدہ نواب امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کی خدمت میں تعزیتی خطوط اور قرار دادیں بھجوائی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب — بذریعہ چٹھی
۲۔ ″ مولوی محمد صاحب امیر جماعت ڈھاکہ — قرار داد
۳۔ ″ صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور — ″ ″
۴۔ ″ منصور احمد صاحب خان صالح نگر — چٹھی
۵۔ ″ دلنواز احمد صاحب راٹھ — ″
۶۔ ″ مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس — ″
۷۔ مکرم خورشید عالم صاحب پٹنہ — بذریعہ چٹھی
۸۔ ام الورع صاحبہ بھاگلپور سٹی — ″ ″
۹۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب حیدر آباد — ″ ″
۱۰۔ ″ نور محمد صاحب الہ دین سکندر آباد — ″ ″
۱۱۔ ″ محمد اختر حسین صاحب از سارن — ″ ″

—— ☆ ——

سالِ نو کیلئے درویش فنڈ کے وعدہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا جذبہ رکھنے والے احباب کی طرف سے اگلے سال ۷۴-۱۹۷۳ء کے لئے درویش فنڈ کے وعدے موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ان گراں وعدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام پر لبیک کہنے اور اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ محبت و اخوت کا مظاہرہ کرنے کا کتنا قابلِ قدر جذبہ مخلصینِ جماعت کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ نظارت ہذا ان سب کی خدمت میں ھدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے اُن دوستوں سے بھی جن کے وعدے ابھی نہیں آئے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جلد وعدے ارسال کر کے ممنون فرمائیں ؛ ناظر بیت المال آمد قادیان

رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ اور تمام مقاصدِ حسنہ میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے آمین۔ (ایڈیٹر) —— (۴) مکرم محمد عبدالواسع صاحب کرنول سے اپنی گھریلو پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہیں (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کریم لیدر اور بہترین قسم کی والٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرمہ سیدہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے امتحان ایم۔ اے (سائیکولوجی) میں پاس ہونے کی خوشی میں محترمہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ نے اعانت بدر و شکرانہ فنڈ میں مبلغ پچاس روپے دیتے ہوئے تمام بزرگانِ سلسلہ سے ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے حصول اور تمام بچوں کے خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ (خاکسار سید خالد احمد عفی عنہ عال مظفر پور)

(۲) مکرم سید عبدالہادی صاحب اورنگ آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کے فرزند عزیز سید منیر احمد صاحب کا عقد و رخصتانہ ۳۱ر مئی ۷۳ء کو عمل میں آیا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے اعانتِ بدر میں مبلغ پانچ روپے بھجواتے ہوئے تمام احباب کرام سے درخواستِ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سلسلہ اور جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین

خاکسار: منیجر بدر قادیان

(۳) مکرم رشید احمد صاحب عیات آف لندن گذشتہ ہفتہ قادیان کی زیارت کیلئے تشریف لائے تھے وہ اپنے کاروبار میں برکت اور بخیریت واپس لندن پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں نیز لندن میں ان کی اہلیہ بیمار ہیں انہیں عرصہ سے دل کا عارضہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ موصوف میاں مولا بخش صاحب درویش مرحوم سابق باورچی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد ہیں اور دونوں میاں بیوی بڑے مخلص اور مرکز قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت رکھنے والے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کار کے

ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں:-

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز { 23-1652
23-5222 }

تار کا پتہ:- Autocentre